7842- تجارتی سیل (ریٹ کرنے) لگانے کا حکم

سوال

بعض دوکانیں اور سپر مارکیٹیں سامان کا ریٹ کم کرتے ہیں مثلا تجارتی اعلان اور گاہک بنانے کے لیے، توکیا ایک دوکاندار ہونے کے ناطے میرے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے؟ اور ریٹ کی کمی کے دوران خریداري کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

اکثر اہل علم سامان اور دوسري سروس اس کی مثل ریٹ سے کم میں فروخت کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں.

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے اور مالکیہ میں سے ابن رشد اور شافعیہ اور حنابلہ اور ظاہریہ میں سے ابن حزم رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، اور اس قول کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

اول:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریٹ کی تحدید اور مقرر کرنے کو ظلم کی ایک نوع اور قسم شمار کیا جس سے رکنا ضروري ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(بلاشبہ اللہ تعالی ہی روزي کم کرنے اور زیادہ کرنے والا اور ریٹ مقرر کرنے والا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالی سے ملوں تو مجھ سے کوئی بھی اپنے حق کا مطالبہ نہ کرے جو میں نے مال اور خون میں اس پر کیا ہو) مسند احمد (3/165) (286) جامع الترمذي کتاب البیوع حدیث نمبر (1314) (3/597) ابن ماجہ حدیث نمبر (2200) (2/741) سب نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

دوم:

شریعت اسلامیہ نے خرید و فروخت اور سب معاملات میں نرمی اور سہولت پر ابھارا ہے.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اللہ تعالی اس شخص پر رحم کرے جس نے خریدتے وقت بھی اور فروخت کرتے وقت بھی نرمی کی اور فیصلہ کرتے وقت بھی نرمی کی). صحیح بخاري حدیث نمبر (2076) (2/81).

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ریٹ سے کم پر اشیاء فروخت کرنا بھی اس میں داخل ہے.

ابن رشد رحمہ اللہ تعالی اس شخص کے بارہ میں جو مارکیٹ والوں کے ریٹ سے کم ریٹ پر سودا فروخت کرتا کہتے ہیں:

(لوگوں کی وجہ سے اس کا شکر ادا کیا جائے گا اور جب اس نے اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودي کے لیے ایسا کیا تو اسے اس فعل کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوگا) دیکھیں: البیان والتحصیل (9/306).

سوم :

یقینا سامان کی قیمت اوردوسري خدمات ، اوراس کا ریٹ اس کے مالکوں کا حق ہے ، لھذاان دونوں میں ان سے یہ روکا نہیں جاسکتا ، اورنہ ہی اسے مقرر کرنے میں ان کے آڑے آیا جاسکتا ہے .

دیکھیں : تبین الحقائق (28/6) المغنی (312/6).

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ سامان اوردوسري خدمات اس کی مثل کے ریٹ سے کم ریٹ پر فروخت کرنا جائزنہيں ، مالکیہ کا یہی مسلک ہے .

اوردلائل قوي ہونے کی بنا پر راجح قول یہی ہے کہ مارکیٹ کے ریٹ سے کم ریٹ پر فروخت کرنا جائز ہے ، اوراس لیے کہ خریدوفروخت اور معاوضہ رضامندي پر مبنی ہے .

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{مگر یہ کہ تمہاري آپس کی رضامندي سے خریدوفروخت ہو}.النساء (29).

لھذا جب فروخت کرنے والا اپنی چیز کا کوئی اورخدمت عام ریٹ سے کم قیمت اورریٹ پر دینے پر رضامند ہے ، تو اسے اس سے منع کرنے کی کوئی وجہ نظر نہيں آتی ، جیسا کہ بیع میں اصل حلت ہے کیونکہ فرمان باري تعالی ہے :

.{اوراللہ تعالی نے خریدوفروخت حلال کی ہے}.البقرۃ (275).

تواس سے بغیر بااعتماد دلیل کے منع نہيں کیا جاسکتا ، لیکن اگر حکمران دیکھتا ہے کہ مثلی ریٹ کے بغیر لوگوں کی مصلحت پوري نہيں ہوتی توپھراس سے منع کرسکتا ہے کیونکہ اس کے ترک کرنے میں کئی ایک مفاسد ہیں ، تواس وقت یہ جائزہوگا اوراس میں کوئی حرج نہيں .

کیونکہ لوگوں کے معاش اوران کے معاملات کی اصلاح مقصود ہے ، لھذا اگر یہ اصلاح انہیں عام ریٹ سے کم ریٹ پر فروخت کرنے سے منع کرنے کے بغیر نہيں ہوتی تو یہ جائز ہوگا ، بلکہ بعض اوقات تو واجب ہوگا , واللہ تعالی اعلم .